VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2021, ISSN(e): 2309-6519, ISSN(p): 2411-6327
Volume 9, Number 1, January-March, 2021 pp: 17-23

The Contribution of Shaikh Sharfuddin Ahmad bin Yahya Maneri in Persian Literature: An Overview

فارسی ادب میں شیخ شرف الدین احمد بن یحیٰ منیریؒ کی خدمات: ایک جائزہ

Dr. Atif Imran

Guest Faculty, Department Of Islamic Studies, Maulana Azad National Urdu University
Hyderabad, India. Pin: 500032
Email: Imranaatif01@gmail.com

ABSTRACT

The current study will examine the contribution of Shaikh Sharfuddin Ahmad bin Yahya Maneri (1263- 1381) in Persian Literature: An Overview. He is one of those distinguish scholar who has left ineradicable impact on the Muslim world through his noteworthy contribution to Sufism and Persian Language. During his age Indian clerics and mystics have rendered various contributions in Madaris and Khanqahs (Monasteries). Especially in the Middle Ages when Persian flourished in Madaris and khanqahs was the dominant language in India. The scholars and Sufi saints of this era have written on interdisciplinary subjects in Persian language and have wonderfully increased the collection of books in Persian. During this era an important and well-known name among them is Sheikh Sharaf-ud-Din Ahmad bin Yahya Maneri who wrote several books in different subjects and topics in Persian. Makhdoom Shaikh Sharaf-ud-Din Ahmad bin Yahya Maneri (1263- 1381) who is popularly known as Makhdoom-ul-Mulk Bihari and Makhdoom-e-Jahan is one of the most prominent Sufi saint of Bihar India during 13th and 14th century. His longevity in the field of writing was memorable among his contemporaries. His life was committed to religious and mystical works, which stimulate many scholars for serving the cause of Islam and contribution to Islamic learning and mysticism. This study will shows how Makhdoom Bihari has greatly influenced his era through his preaching and teaching of Islam in the way of Sufism and how his writings made a great contribution in Persian Language through his books Irshad al Talibeen, Sharah Adab al Murideen, Fawaid al Murideen, 'Aqaid e Sharfi, Mirat al Muhaqqiqeen, Rahat al Qulub, Maktubat e Sadi, Maktubat e Do Sadi, Fawaid e Rukni, and Maktubat e Bist wa Hisht etc. This will also shows How his inner state, belief and observation, the dominance of the da'wah, the spirit of sincerity and compassion, the purity of the soul and the purity of the heart, and with all this, good taste and command over language has given Shaikh Sharfuddin Ahmad a high literary position among his generation, he also has developed a consistent style of expressing his thoughts and feelings this is specific only to him. His writings have a special place not only in Persian literature but also in Islamic literature and throughout the immense knowledge and facts, da'wah and reform; there will only be few things that are unparalleled in the literature and influence of language

KEYWORDS
Sharfuddin, Persian, Sufism, Khanqah, Maktubat, Literature, Malfuzat

تعارف

ہندوستان کے علماءاور صوفیانے مدارس اور خانقاہوں میں گوشہ نشیں ہو کر ہر عہد میں گوناگوں خدمات انجام دی ہیں۔ خاص طور سے عہد وسطی میں جب کہ ہندوستان میں فارسی زبان رائج تھی مدارس اور خانقاہوں میں فارسی کو عروج حاصل تھا۔ اس عہد کے علماء اور مشائخ نے فارسی زبان میں کتابیں لکھ کر فارسی کے کتابی ذخیرہ میں حیرت انگیز اضافہ کیا ہے۔ ان میں ایک اہم اور معروف نام حضرت شیخ شرف الدین احمد بن یحیٰ منیری کا بھی ہے۔ جو مخدوم الملک کے نام سے معروف ہیں۔

نام ونسب

آپ کا نام ''احمد'' لقب شرف الحق والملۃ والدین تھا نیز آپ مخدوم جہاں، مخدوم الملک بہاری جیسے خطابات سے نوازے گئے۔ آپ کی پیدائش سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین التتمش کے دور حکومت میں ۵/جولائی 1263ء بمطابق 661ھ شعبان کے آخری جمعہ کو جنوبی بہار کے ضلع پٹنہ قصبہ منیر میں ہوئی۔ والد کا نام شیخ یحییٰ اور والدہ کا نام بی بی رضیہ تھا۔ شیخ شرف الدین چار بھائی تھے۔ شیخ خلیل الدین، شیخ جلیل الدین، شیخ حبیب الدین۔ آپ کے اجداد میں شیخ محمد تاج فقیہ جیسی علمی و دینی شخصیت رہی ہے جس کی وجہ سے اس خاندان کو خطہ بہار میں شہرت اور مرجعیت حاصل ہوئی، آپ کا شجرہ نسب تیسری پشت میں شیخ محمد تاج فقیہ سے ملتا ہے سلسلہ نسب یہ ہے: شرف الدین احمد بن شیخ یحییٰ بن اسرائیل بن مولانا محمد تاج فقیہ۔ اس طرح مولانا محمد تاج فقیہ آپ کے پردادا ہوتے ہیں، جن کا شمار اپنے زمانے کے بڑے علماء اور مشائخ میں ہوتا تھا۔ محمد تاج فقیہ شہر الخلیل (شام) سے نقل مکانی کر کے بہار کے قصبہ منیر میں قیام پزیر ہوئے ا۔ کچھ مصنفین نے آپ کو سلطان شہاب الدین غوری کا ہمعصر شمار کیا ہے۔ 1

تعلیم اور بیعت

شیخ شرف الدین کی ابتدائی تعلیم اس وقت کے رواج کے مطابق مکتب میں ہوئی۔ اس کے بعد اس دور کے جیّد عالم مولانا اشرف الدین ابو توامہ کی شاگردی اختیار کرنے کے لئے موجودہ بنگلہ دیش میں واقع سنار گاؤں کا سفر کیا، اور اعلی تعلیم حاصل کی۔ سید ضمیر الدین لکھتے ہیں

"مخدوم نے ایک زمانہ دراز تک مولانا اشرف الدین ابو توامہ کی صحبت میں تفسیر، فقہ، حدیث، اصول کلام، منطق، فلسفیات، ریاضیات تمام علوم متعارفہ کی تحصیل کی اور اچھی طرح کی"۔ ii

حصول تعلیم کے دوران ہی آپ کے استاذ نے اپنی لڑکی بی بی ہاجرہ کی شادی آپ سے کرادی جس سے آپ کو تین اولاد ہوئیں لیکن سوائے شاہ ذکی الدین کے باقی سب ایام طفولیت میں ہی میں وفات پاگئے۔

تحصیل علم کے بعد مخدوم منیر واپس تشریف لائے اور تھوڑے عرصہ قیام کے بعد گھر بار چھوڑ کر مرشد کی تلاش میں دہلی کا رخ کیا۔ اس سفر میں آپ کی ملاقات خواجہ نظام الدین اور شرف الدین پانی پتی سے ہوئی۔ بڑی تلاش و جستجو کے بعد آپ شیخ نجیب الدین فردوسی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ پھر وطن واپس ہوتے وقت راستے میں آپ پر جذب غالب ہو گیا جس کے بعد ایک عرصہ تک جنگلوں میں گوشہ نشیں رہے، بہیا (ضلع آرہ) کے جنگل میں ۱۲ سال پر مشقت عبادت و ریاضت میں گذارے۔ اس دوران آپ نے راجگیر (ضلع نالندہ) کے جنگلات میں بھی گوشہ نشینی اختیار کی۔ جو ایک زمانے تک گوتم بدھ کا قیام گاہ اور مگدھ کا پائے تخت تھا۔

اصلاح وارشاد

قیام راجگیر کے دوران عقیدت مندوں کا جم غفیر آپ کے پاس پہنچنے لگا اور پھر رفتہ رفتہ آپ کو آبادی میں جاکر رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کرنا پڑا۔ چنانچہ آپ ابتداء میں صرف جمعہ کے روز قصبہ بہار کی مسجد میں وعظ کرتے۔ لیکن رفتہ رفتہ خلق خدا کی اصلاح کی فکر میں اضافہ ہوتا رہا، اور بالآخر وہیں جاکر قیام کرنا شروع کردیا- iii

بہار کی اسلامی تاریخ میں مخدوم شرف الدین احمد بن یحیٰ منیری کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اسلام کی اشاعت میں انہوں نے اہم رول ادا کیا۔ انگنت لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ نیز سیکڑوں علماء اور عارفین واصل بحق ہوئے اور کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ اس سلسلے میں مخدوم کے ہاتھ پر ایک جوگی کا اسلام لانا صراحت سے ملتا ہے- iv

مخدوم جہاں کا تعلق سلسلہ فردوسیہ سے تھا۔ سلسلہ فردوسیہ کا فروغ قصبہ بہار و مضافات میں انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ان کی تصانیف نے اس سلسلے کو مرکزی حیثیت کا حامل بنایا۔

خلفاء ومریدین

آپ سے متعدد اکابر علماء نے فیض حاصل کیا۔ جن میں خاص طور سے مولانا برہان الدین شمسی مظفر بلخی ممتاز ہیں۔ بلخی مریدوں میں مظفر بلخی نے کافی شہرت حاصل کی۔

حضرت مخدوم جہاں کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد اور خلفا کی تعداد ۳۱۳/ بتائی جاتی ہے۔ جن میں سے چند بہت نمایاں خلفا کے نام اس طرح ہیں حضرت مولانا مظفر بلخی، حضرت مولانا حسین معز بلخی، حضرت مخدوم شعیب، حضرت بہرام بہاری، حضرت مولانا ابراہیم، حضرت مولانا آموں، حضرت مولانا نصیر الدین سمنانی اودھی، حضرت مولانا شمس الدین مشہدی، حضرت مخدوم راستی پھلواری، حضرت مولانا قاضی شمس الدین، حضرت مولانا قاضی صدر الدین، حضرت قاضی اشرف الدین، حضرت سید علیم الدین گیسودراز دانش مند نیشاپوری، حضرت شیخ شمس الدین محمود بدایونی، حضرت سید العارفین سید علی ہمدانی۔ v

تعلیمات وارشادات

مخدوم جہاں کی خانقاہ ارشاد و تربیت کا بہت بڑا مرکز تھی جس سے ہر شاہ و گدا، عالم وعامی اپنے اپنے ظرف کے مطابق فیض یاب ہوتا۔ آپ کی مجلس میں ہر طبقہ کے لوگوں کو حاضر ہونے اور استفادہ کرنے کی اجازت تھی۔ آپ کی مجالس بڑے گہرے معارف وحقائق اور تصوف کے دقیق نکات پر مشتمل ہوتی تھی۔ اس خانقاہ کے فیضان سے بہار، جھارکھنڈ اور بنگال کی تمام سرزمین سیراب ہوئی اور اب تک ہو رہی ہے۔ مخدوم جہاں نے اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر تحریر و تقریر کے ذریعہ رشد وہدایت کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔ اس کا اندازہ آپ کی تصنیفات وملفوظات کے ذریعہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ کی تصنیفات وملفوظات زیادہ تر فارسی زبان میں ہے۔

تصنیفات وتالیفات

آپ نے اپنی خانقاہی زندگی میں تحریر و تقریر کے ذریعہ سے عام مسلمانوں میں رشد وہدایت کا سلسلہ برابر جاری رکھا جس کا اندازہ آپ کے ملفوظات ومکتوبات کے مطالعہ سے کیا جاسکتا ہے۔ فارسی زبان وادب کی ترویج میں حضرت مخدوم کی تصنیفات وتالیفات کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ مخدوم الملک کی تصانیف کی تعداد یوں تو بہت بتائی جاتی ہے۔ لیکن ان میں سے چند ہی تصانیف دستیاب ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) ارشاد الطالبین (۲) شرح آداب المریدین (۳) ارشاد السالکین (4) رسالہ مکیہ وذکر فردوسیہ

(۵) فوائد المریدین (6) اجوبہ (۷) لطائف المعانی (۸) عقائد شرفی (۹) اوراد کلاں

(۱۰) اوراد اوسط (۱۱) اوراد خورد (۱۲) ارشادات (۱۳) رسالہ در ہدایت حال (14) مرأة المحققین

(15) رسالہ وصول الی اللہ

آپ کی تصنیفات کا مختصر جائزہ:

ارشاد الطالبین:

اس تصنیف میں حضرت مخدوم الملک نے طالب حق کو مختلف قسم کی ہدایتیں دی ہیں، اس کتاب کو انڈیا آفس کی فہرست میں صفحہ نمبر ۱۰۲۰ پر برہان العارفین کے نام سے ذکر کیا ہے۔

ارشاد السالکین:

یہ تصنیف چار صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ہے، جس میں حضرت مخدوم الملک نے بتایا ہے کہ کائنات کی ساری چیزیں ایک ہی نور کی مختلف صورتیں ہیں، نور، عالم لاہوت سے جبروت میں آیا، تو روح ہوا، اور جبروت سے ملکوت میں منتقل ہوا تو قالب کہلایا، اور ملکوت سے ناسوت میں پہنچا تو جسم کے نام سے موسوم ہوا، اس طرح نور عالم کثیف میں آیا تو نار ہوا، نار کثیف ہو کر باد ہوئی، اور باد کثیف ہو کر آب ہوئی اور آب کثیف ہو کر خاک ہوائی، پس انسان اور عنصر اربعہ ایک ہی چیز کی مختلف صورتیں ہیں۔

رسالۂ مکیہ وذکر فردوسیہ:

یہ تصنیف سات صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ہے جس میں اذکار کے اقسام اور طریقے بتائے گئے ہیں۔

شرح آداب المریدین:

یہ تصنیف حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہر وردی کی مشہور عربی تصنیف آداب المریدین کی شرح ہے، یہ 766ھ بمطابق 1364ء میں مرتب ہوئی، یہ تصوف کی ضخیم کتاب ہے اس کتاب کو تصوف کی قاموس حیثیت حاصل ہے، اس کا اردو ترجمہ شاہ قسیم الدین (خانقاہ بہار شریف) نے کیا ہے۔

فوائد المریدین:

یہ تصنیف ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں مریدوں کے لئے کلمۂ طیبہ کی فضیلت، نماز باجماعت کی برکت، بعض آیتوں کے فیوض، گورستان، منکر نکیر، بہشت، دوزخ، قیامت، ایمان، حقوق الوالدین، حقوق ہمسایہ، حقوق زوجین کے لئے کچھ ہدایتیں ہیں۔ شاہ قسیم الدین نے اس کا بھی اردو میں ترجمہ کیا ہے، اور اپنے دیباچہ میں بہت صحیح لکھا ہے کہ یہ رسالہ عوام اور خواص کے لئے ایک شمع ہدایت ہے، اور اس کے مطالعے سے ضلالت اور گمراہی کے سیلاب کو روکا جا سکتا ہے، اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا، اسلامی تہذیب اور اخلاق کا ایک نمونہ بن سکتا ہے۔

اجوبہ:

یہ کتاب سوالات و جوابات کا ایک مجموعہ ہے، زاہدین و دوسرے مقربین جو حضرت مخدوم الملک سے وقتاً فوقتاً سوالات کیا کرتے تھے، اور وہ جو جوابات مرحمت فرماتے، ان کو اس رسالہ میں جمع کر لیا گیا ہے، تصوف کے بہت سے مسائل اس رسالہ میں پائے جاتے ہیں۔

لطائف المعانی:

یہ تصنیف معدن المعانی کا خلاصہ ہے۔

اشارات:

اس تصنیف میں 37 سولات کے مذہبی اور صوفیانہ جوابات لکھے گئے ہیں۔

رسالہ در ہدایت حال:

یہ تصنیف تین ورق کا ایک رسالہ ہے، جس میں راہ طریقت میں داخل ہونے کے سرایت کو درج کیا گیا ہے۔

مراۃ المحققین:

اس تصنیف میں صوفیانہ رموز و نکات پر روشنی ڈالی گئی۔

رسالہ اصول الی اللہ:

کتاب کے نام سے واضح ہوتا ہے کہ اس کتاب میں وصل الٰہی کے طریقوں سے گفتگو کی گئی ہے

ان تصانیف کے موضوعات تصوف، اور اوراد، واذکار ہیں۔

ملفوظات

حضرت مخدوم کی مجالس میں جو گہر ہائے معانی بکھرتے رہتے تھے، ان کو آپ کے خلفاء نے مرتب کر کے آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر دیا ہے، جن کے نام یہ ہیں:

(۱)معدن المعانی (۲)خوان پر نعمت (۳)مخ المعانی (4)فوائد غیبی

(۵)گنج لایفنی (۶)مونس المریدین (۷)راحت القلوب (۸)ملفوظ الصفر

(۹)کنز المعانی (۱۰)مغز المعانی

ان ملفوظات کو مختلف حضرات نے مختلف اوقات میں مرتب کیا ہے۔

آپ کے ملفوظات کا مختصر جائزہ:

معدن المعانی:

یہ ملفوظات حضرت مخدوم الملک کے مرید خاص مولانا زین بدر عربی کے ذریعہ دو جلدوں میں مرتب کئے گئے ہیں، اس میں ۱۳49ء سے ۱۳۵۰ء تک کے ملفوظات ہیں، جن میں نہ صرف خالص صوفیانہ رموز و نکات ہیں بلکہ حدیث اور، علم کلام پر بھی گفتگو کی گئی ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت کی خانقاہی مجلسوں میں نہ صرف تصوف کے مسائل حل کئے جاتے تھے، بلکہ وعظ و نصیحت، رشد و ہدایت، اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ کی تعلیم بھی دی جاتی تھیں، ان ہی تعلیمات کے نتیجے میں کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت مذہب و تصوف دو الگ چیزیں نہ تھیں بلکہ دونوں ایک ہی جسم میں دو آنکھوں کے مانند تھے۔ ملفوظات کے اس مجموعہ کی خاص بات یہ ہے کہ آپنے ان ملفوظات میں جو کچھ فرمایا ہے اس کے آخر میں اشعار پڑھ کر اس کو دل پذیر و اثر انداز بنادیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ فرمایا، طالب دنیا، دنیا کے اسباب کو فراہم کرنے میں لگا رہتا ہے، طالب عقبیٰ احکام شرعی کو سامنے رکھ کر اس کی ظاہری پابندی کرتا رہتا ہے تاکہ اس کو عقبا کی کامیابی حاصل ہو، لیکن طالب مولیٰ کا جب تک باطن درست نہیں ہوتا ہے اپنے مقصد کو حاصل نہیں کرتا ہے۔

خوان پر نعمت:

یہ ملفوظات معدن المعانی کی تیسری جلد ہے اس کو مولانا زین بدر عربی نے مرتب کیا تھا، اس میں نماز معکوس، قوت ملکی، تفکر، عبادات، عذاب و راحت قبر، ولایت اولیاء، شب معراج، وصول خواب کی تعبیر کے علاوہ تصوف کے جزوی نکات اور فقہی و شرعی مسائل بھی ہیں۔ خوان پر نعمت مطبع احمدی پٹنہ سے چھپی ہے یہ کتاب ۱۲۱ صفحات پر مشتمل ہے، اس کے آخر میں حضرت مخدوم الملک کی ایک مناجات بھی ہے۔ یہ کتاب سالکوں اور بادشاہوں کے تعلق اور عوام کے مسائل کے حل کے لئے کوشش کرنے سے متعلق ہے، حضرت فرماتے ہیں کہ کسی مومن کے کام کے لئے کوشش کرنا بڑی دولت ہے اس کو کار پیغمبر سمجھنا چاہیئے۔

مونس المریدین:

اس ملفوظات کو مولانا صلاح مخلص داود خانی نے مرتب کیا۔ اس میں ۱۳۷۲ تا ۱۳۷۳ کے درمیان ہوئی ۲۱ مجلسوں کے ملفوظات کو مرتب کیا گیا ہے۔ یہ ملفوظات رموز الٰہی اور انوار کا خزانہ ہیں۔ اس کے کچھ موضوعات اس طرح ہیں۔ جواز محبت مشائخ و علمائے حق، نعمت بہشت، تلقین صدق، تعریف سجادہ و صاحب سجادہ، تعریف زہد، مقطعات قرآن، ذکر روح، عذاب قہری، حق العباد، خروج دجال، نفخ صور، ایمان عارف، تکبر و خود بینی، مذمت نفس وغیرہ۔

اردو زبان میں اس مجموعہ کا ترجمہ شاہ قسیم الدین احمد (بیت الشرف، خانقاہ، بہار شریف) نے کیا۔ ترجمہ نہایت سلیس اور رواں ہے۔ جو شخص فارسی زبان سے ناواقف ہو اس کو اس ترجمہ سے حضرت مخدوم الملک کی تعلیمات سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔ ان ملفوظات میں مخدوم الملک نے صاحب سجادہ، قاضی اور عوام کو رموز الٰہی کی تعلیم دی۔

راحت القلوب:

اس ملفوظات میں ۱۳۸۰ء سے لیکر حضرت مخدوم الملک کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے تک کی دس مجلسوں کے ملفوظات ہیں۔ اس ملفوظات کو مولانا بدر عربی نے مرتب کیا۔ یہ رسالہ بیس صفحات پر مشتمل ہے جسے مفید عام پریس آگرہ میں طبع کیا گیا ہے۔ اس میں مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے، جیسے رضائے حق، مبدا، معاد، متکلمین، مشائین، اشراقیین، صوفی باشرع خواجہ اویس قرنی، سجدہ آدم صفی اللہ، آداب تلاوت قرآن پاک، روزہ عاشورہ، سادات کے اوصاف وغیرہ پر مباحث ہیں اور کلام پاک کی بعض آیتوں کی تفسیر بھی ہے۔

حضرت مخدوم الملک کے اور دوسرے ملفوظات جو ان سے منسوب ہیں ان کے نام ہیں، ملفوظ الصغر، بحر المعانی، مغز المعانی، مراۃ المحققین، فوائد غیبی، گنج لایفنیٰ، مخ المعانی وغیرہ۔

مکتوبات

حضرت مخدوم کی تحریروں میں سب سے زیادہ شہرت آپ کے مکتوبات کو حاصل ہوئی، جو آپ نے وعظ وارشاد کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں موجود اپنے مریدین و منتسبین کے نام فارسی زبان میں تحریر کئے تھے، یہ مکتوبات چار مجموعوں میں منقسم ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

(۱)مکتوبات صدی (۲)مکتوبات دوصدی

(۳)مکتوبات بست وہشت (4)فوائد رکنی

مخدوم جہاں نے اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر اسلام کی تعلیم بذریعہ مکتوبات ''یعنی فاصلاتی نظام تعلیم'' کے ذریعہ تقریباً ایک لاکھ مریدوں کو دی۔اور بڑی خاموشی سے ان کی اصلاح فرمائی۔ قابل غور بات یہ ہے کہ ۲۱ویں صدی میں تعلیم کے فروغ کے لیے یہی فاصلاتی تعلیمی نظام ایک بہتر نظام سمجھا جانے لگا اور بڑی تیزی سے اس نظام کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ بات بلا کسی شک وشبہ کے کہی جاسکتی ہے کہ ہندوستان میں اس کی ابتدا کا سہرا صوفیا کے سر ہے۔

آپ کے مکتوبات کا مختصر جائزہ

مخدوم جہاں کی یادگار اور ان کے علوم و معارف کا آئینہ ان کے مکتوبات کے درج بالا مجموعات ہیں۔ جو اہل علم و معرفت کے نزدیک خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ یہ مکاتیب زور قلم، قوت بیانی، اور حسن انشاء کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ یہ مکتوبات علم کی گہرائی، تحقیقات کی ندرت اور مشکلات کی عقدہ کشائی، مقام نبوت کی حرمت وعظمت کے بیان اور شریعت کی حمایت اور شرعی لطائف کے اعتبار سے بے نظیر ہیں۔ ان مکتوبات میں تصوف کے تمام رموز و نکات پر مدلل اور محققانہ مباحث ہیں۔ ان میں توحید، نور، کشف وادراک، تجلی، توبہ، ایمان، معرفت، تقوی، مجاہدہ نفس وریاضت، ترک دنیا، ذکر وفکر، علم اور شریعت کی ظاہری پابندی وغیرہ کے تعلق سے بحثیں ہیں۔ ان مکاتیب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے علم وفکر کی رسائی کن بلندیوں تک ہے۔ معرفت الٰہی، ایمان وایقان، تصفیہ قلب وتزکیہ نفس، اخلاق کی باریکیوں اور نفس انسانی کی کمزوریوں اور غلطیوں کی دریافت میں کہاں تک فتوحات حاصل کی ہیں اور کس درجہ تک کامیاب کوششیں کی ہے۔

مکتوبات صدی:۔

یہ مکتوبات مخدوم الملک کے مرید قاضی شمس الدین حاکم چوسہ کے نام ہیں۔ اس میں سو مکاتیب ہیں۔ جس میں تصوف کے تمام اہم مسائل پر مختصر اور محققانہ مباحث ہیں۔ یہ مکتوبات ۷۴۷ھ بمطابق 46۱۳ء میں لکھے گئے۔ ۱۵۔ اسے زین بدر عربی نے ۷۴۷ھ میں مرتب کیا ہے۔ پہلی مرتبہ علوی پریس، لکھنو، انڈیا سے ۱۲۸۷ھ مطابق ۱۸۷۰ء میں شائع ہوئے۔ اس کے بعد اردو میں بھی اس کے ترجمے شائع ہوئے۔ اسٹریلیا کے معروف اسکالر پال جکشن، ایس جے نے انگریزی زبان میں "Sharafuddin Maneri: The Hundred Letters" کے نام سے ان کا ترجمہ کیا۔ انہوں نے مکتوبات کے علاوہ مخدوم کی دوسری کتاب خوان پر نعمت کا بھی انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

مکتوبات دوصدی:۔

مکتوبات دوصدی میں عموماً ۱۵۱ مکتوبات پائے جاتے ہیں۔ یہ مکتوبات کسی فرد واحد کے نام نہیں ہیں۔ بلکہ مختلف مریدوں کے نام جو خطوط تحریر کیے ہیں ان ہی کا مجموعہ ہے۔ اس کو مخدوم الملک کے کاتب مولانا زین بدر عربی نے مکتوبات صدی کے بائیس سال بعد 769ھ بمطابق 1367ء میں ترتیب دیا تھا۔ مگر خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ کے مخطوطہ میں مرتب کا نام دوسرا ہے۔ اس مخطوطہ میں مرتب کا نام محمد بن عیسیٰ البلخی المدعو بہ اشرف بن رکن ہے۔ یہ مخطوطات بھی شائع ہوگئے ہیں۔ vi

مکتوبات بست وہشت:۔

اس میں 28/۲ مکتوبات ہیں۔ یہ مولانا امام مظفر کے نام ہیں۔ ان میں زیادہ تر راہ سلوک میں پیش آنے والے مشکلات کا حل اور اس راہ کی ترقیات و کیفیات کا بیان ہے۔

فوائد رکنی:۔

یہ 44 صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ہے۔ اس رسالہ میں مخدوم الملک نے اپنے ایک مرید رکن الدین کوچ کے وقت میں سفر اور حضر میں مطالعہ کے لیے ہدایتیں دی تھیں۔ یہ خطوط کی صورت میں ہے۔

مخدوم جہاں کے مکتوبات کی قدر وقیمت کا اندازہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کے اس اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

علوم و معارف کے علاوہ یہ مکاتیب زور قلم، قوت بیانی اور حسن انشاء کا بھی اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اور ان کے بہت سے ٹکڑے اس قابل ہیں کہ دنیا کے بہترین ادبی نمونوں میں شامل اور ادب عالی میں شمار کئے جائیں۔ vii

مخدوم الملک کی تحریروں کے علمی وادبی پایہ اور اس کے اسلوب اور ادب کے تعلق سے مولانا ابوالحسن علی ندوی تحریر کرتے ہیں:

غرض اس باطنی کیفیت، یقین ومشاہدہ، دعوت کے غلبہ اہل عصر واہل تعلق کو حقائق سے آگاہ کرنے اور منزل مقصود پر پہنچانے کے جذبہ، اخلاص ودردمندی، روح کی لطافت اور قلوب کی پاکیزگی اور اس سب کے ساتھ ذوق سلیم اور زبان پر قدرت نے حضرت شیخ شرف الدین کو ایک بلند ادبی مقام عطا کیا ہے۔اور انہوں نے اپنے خیالات وجذبات کے اظہار کے لئے ایک مستقل اسلوب پیدا کرلیا ہے۔جو انہیں کے ساتھ مخصوص ہے،ان کے مکتوبات نہ صرف فارسی ادبیات بلکہ اسلامی ادبیات میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔اور معارف وحقائق،دعوت واصلاح کے وسیع ذخیرے میں کم چیزیں ایسی ہوں گی جو اپنی ادبیت اور قوت وتاثیر میں ان کی نظیر ہوں۔viii

اختتام

حضرت مخدوم کو اللہ نے طویل عمر سے نوازا، عمر کے ساتھ عمل کی زبردست قوت بھی عطا کی تھی، مخدوم جہاں نے اسلامی اخلاق کا مجسم نمونہ بن کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور سماجی ورفاہی کاموں کے ذریعہ لوگوں کے دل جیتے اور ہر ایک کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کرکے پسماندہ طبقوں کو اسلام کا گرویدہ بنایا۔ان کے دروازے ہر ایک کے لئے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان 'امیر ہو یا غریب کھلے تھے۔ان کا کام ہر ایک میں بلاکسی تفریق کے 'ارشاد وہدایت' تھا۔ایک ہندو کے قبول اسلام سے انہیں جتنی خوشی حاصل ہوتی تھی شاید اس سے زیادہ ایک مسلمان کے ترک گناہ سے ہوتی تھی۔آپ ہر ایک کو ایک بلند تر روحانی زندگی کا پیغام دیتے اور اس کا عملی نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ غیر مسلم اسلام کی طرف راغب ہوتے اور عام مسلمان ایک پاک اور بے عیب زندگی کی طرف۔

دہلی کے سلطان محمد تغلق نے بہار شریف میں ان کی خانقاہ کے لئے عمارت کی تعمیر خود کرائی۔اور خانقاہ کے انتظام وانصرام کے لئے پرگنہ راجگیر جاگیر کے طور پر زبردستی قبول کرانے میں کامیاب ہوگیا۔مگر آپ عہد فیروز تغلق میں جاگیر سے دست بردار ہوگئے۔اس کے بعد آپ نے اپنی باقی عمر کے 50۔60 سال بہار میں ہی مستقل قیام کرکے دعوت وتبلیغ کا کام انجام دیا، اور خلق خدا کی رشد وہدایت اور طالبان حق کی تعلیم وتربیت میں لمحہ آخر تک مصروف رہے۔اور ۵/جنوری 1371ء کو 108 سال کی عمر میں وفات پائی، اور منیر میں مدفون ہوئے۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

حواشی وحوالہ جات (References)

---

[i] مولانا ابوالحسن علی ندوی، **تاریخ دعوت وعزیمت** (مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنو۔2008ء) حصہ سوم، صفحہ 177

Molana Abu Al-Hassan Ali Nadvi, **Tarikh Dawat wa Azeemat** (Majlis Tahqeeqat wa Nashriyat e Islam, Lacknau, 2008) Part-3 , P177

[ii] سید ضمیر الدین احمد، **مخدوم شرف الدین احمد یحیٰ منیری۔احوال وافکار**، (خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔1994ء) ص-41

Syed Zamir Uddin Ahmad, **Makhdoom Sharfuddin Ahmad Yahya Muniri, Ahwal wa Afkar** (Khuda Bakharsh Orinatal Library, Pattna, 1994) P-41

[iii] شیخ محمد اکرام، **آب کوثر**، (تاج پرنٹرز نئی دہلی۔۱۹۹۱ء) ص 438

Shaikh Muhammad Akram,Aabi Kausar(Tab Printers, New Delhi,1991)P-438

[iv] سید ضمیر الدین احمد، **مخدوم شرف الدین احمد یحیٰ منیری۔احوال وافکار**، ص 94

Syed Zamir Uddin Ahmad, **Makhdoom Sharfuddin Ahmad Yahya Muniri, Ahwal wa Afkar** P-94

[v] سید صباح الدین عبدالرحمن، **بزم صوفیہ**، (دارالمصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ، 2011ء) ص-704

Syed Sibahuddin Abdur Rahman, **Bazmi Sofia**(Dar –Ul-Musanifeen, Sibli Acadmy, Azam Garah,2011)P-704

[vi] سید صباح الدین عبدالرحمن، بزم صوفیہ، ص-381

Syed Sibahuddin Abdur Rahman, **Bazmi Sofia**, P-381

[vii] مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، **تاریخ دعوت وعزیمت**، حصہ سوم، ص۔ ۷۱۲

Molana Abu Al-Hassan Ali Nadvi, Tarikh Dawat wa Azeemat,P-712

[viii] مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، **تاریخ دعوت وعزیمت**، حصہ سوم، ص۔221

Molana Abu Al-Hassan Ali Nadvi, **Tarikh Dawat wa Azeemat**,P-221